

2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی شعبے کی سب سے حوصلہ افزا پیش رفت بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 6.8 فیصد نمو ہے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.3 فیصد تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو بڑھانے والے عوامل میں توانائی کی رسد میں بہتری، گذشتہ چند برسوں کے دوران بعض شعبوں (فولاد، کاغذ، کھاد اور مشروبات) کی گنجائش میں توسیع، تعمیراتی سرگرمی اور قرضوں کی دستیابی شامل ہیں۔ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چینی کی پیداوار بڑھنے سے نمو کو خاصی مہیز ملی جس کا سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں کچل کاری کا جلد آغاز تھا۔¹ اس باب کے اگلے حصے میں بحث کی گئی ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پورے سال کی بڑے پیمانے کی اشیا سازی م س 14ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پست رہے گی۔

جہاں تک زری شعبے کی کارکردگی کا تعلق ہے گذشتہ برس کے مقابلے میں پیداوار کے بہتر امکانات کے باعث رواں مالی سال میں گندم کی بحالی متوقع ہے۔ پوٹھوہار کے علاوہ ملک کے تمام علاقوں میں نمو کے لیے حالات سازگار ہیں۔ پوٹھوہار میں فصل کو پانی کی قلت کا سامنا ہے۔² تاہم گندم کی پیداوار میں مجموعی بہتری خریف کے موسم کے مضر اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہو سکتی ہے۔³ اس لیے ہمیں توقع ہے کہ م س 14ء میں زراعت کے شعبے میں نمو ہدف سے کم رہے گی۔

خدمات کے شعبے کے دستیاب اظہاریوں سے ملی جلی تصویر کی عکاسی ہوتی ہے۔ تھوک و خردہ تجارت کی قدر اضافی بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ اس ذیلی شعبے میں قرضوں کے استعمال کی سطح بلند ہے اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو بھی بڑھی ہے۔ اس کے روڈ ٹرانسپورٹ پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ مزید برآں، کمرشل بینکوں کی نفع یابی میں کمی سے امکان ہے کہ م س 14ء میں مالیات و بیمہ کی قدر اضافی میں نمو محدود رہے گی۔⁴

مجموعی طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بحالی اور گندم کی پیداوار میں متوقع اضافہ مثبت کلیدی عوامل ہیں جبکہ پورے سال میں جی ڈی پی کی نمو کا انحصار خدمات کی کارکردگی پر ہوگا۔

1 نومبر تا دسمبر 2013ء میں چینی کی پیداوار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنی سے زائد رہی۔

2 ماخذ: سپارکو کی جانب سے فصل کی صورت حال پر رپورٹیں۔

3 امکان ہے کہ خریف کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں کپاس کی پیداوار میں کمی چال اور گنے کی پیداوار میں بہتری کے اثرات کو زائل کر سکتی ہے۔

4 م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں منافع (جس میں بڑا حصہ ایک بینک کا ہے) کی سطح پست ہے اور یہ پورے بینکاری نظام کی مجموعی کارکردگی کی عکاس نہیں۔

2.2 زراعت

خریفہ کے موسم (اپریل 2013ء تا ستمبر 2013ء) میں کپاس کی پیداوار میں کمی زراعتی شعبے کے لیے دھچکا ثابت ہوئی جس کے نتیجے میں ہدف کے مقابلے میں زیر کاشت رقبہ کم ہو گیا (اس کا سبب بوائی کی مدت میں پانی کی قلت ہے)۔⁵ اس کے علاوہ کٹائی سے پہلے کیڑوں کے حملوں اور بھاری بارشوں سے فصلوں کو خاصا نقصان پہنچا (جدول 2.1)۔⁶ اگرچہ گنے اور چاول کی فصلیں گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتر ہیں لیکن یہ کپاس کی فصل کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کے لیے ناکافی ہو سکتا ہے۔⁸

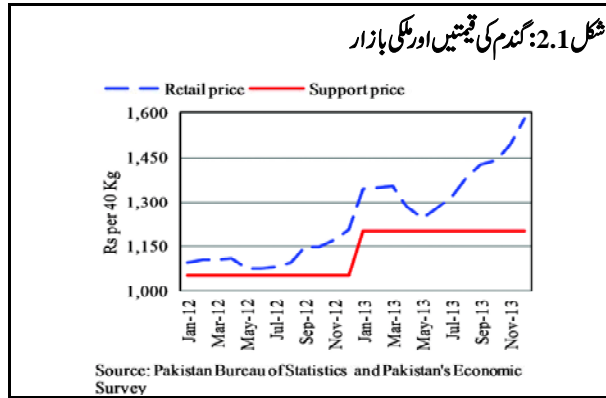
نومبر 2013ء میں شروع ہونے والے موسم رنج کی کارکردگی کے متعلق حوصلہ افزا اعلانات دیکھنے میں آئی ہیں جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا (جدول 2.2)۔ اگرچہ حکومت نے گندم کی قیمت کو 1,200 روپے فی چالیس کلوگرام پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا تاہم کاشت کاروں کے لیے منڈی کی قیمتیں پرکشش ثابت ہوئیں (شکل 2.1)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ پانی کی بہتر دستیابی اور کپاس کی فصل کی قبل از وقت کٹائی کی وجہ سے کاشت کاروں کو گندم کی بوائی کا مرحلہ بروقت مکمل کرنے کا موقع مل گیا تھا (شکل 2.2)۔⁹

جدول 2.1: خریفہ کی فصلوں کی پیداوار کا تخمینہ				
ملین ٹن، علاوہ کپاس جو ملین گائیکس ہے				
مئی 14ء		مئی 13ء		
ہدف	تخمینہ	اصل	ہدف	
6.4	6.2	5.5	6.9	چاول
63.0	65.0	62.5	59.0	گنا
12.3	14.1	13.0	14.5	کپاس

ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن اور وزارت غذائی تحفظ و تحقیق

جدول 2.2: گندم کی فصل کے زیر کاشت رقبہ				
ہزار ہیکٹر				
2013-14ء		2012-13ء	2011-12ء	
اصل	ہدف			
6,778	6,693	6,511	6,483	پنجاب
1,118	1,100	1,058	1,049	سندھ
749	750	727	729	خیبر پختونخوا
398	400	363	388	بلوچستان
9,044	8,943	8,660	8,650	پاکستان

ماخذ: قومی وزارت غذائی تحفظ و تحقیق



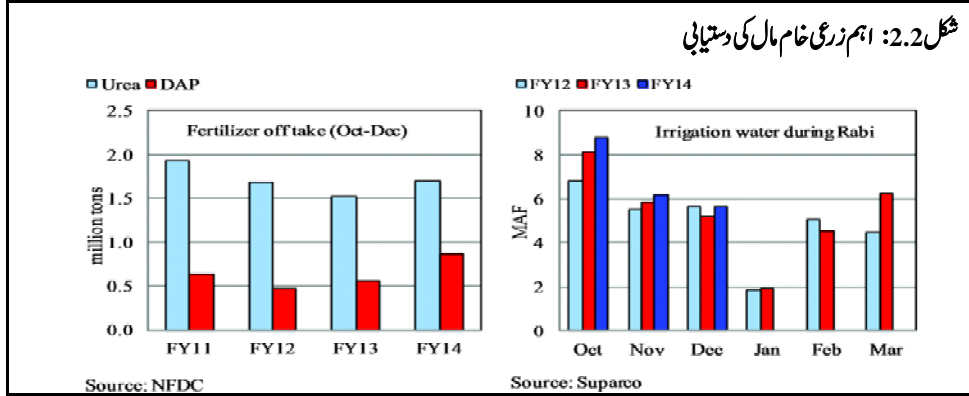
5 مئی 14ء میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ 2.7 ملین ہیکٹر تھا جو کہ 3.1 ملین ہیکٹر کے ہدف سے کم تھا۔

6 تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مئی 14ء کا باب دوم ملاحظہ فرمائیے۔

7 مئی 14ء میں کپاس کی فصل کی یافتہ 772 کلوگرام فی ہیکٹر رہی جو کہ گزشتہ برس کے 774 کلوگرام فی ہیکٹر یعنی ہی ہے۔

8 اہم فصلوں کی قدر افزائی میں کپاس کا حصہ 27.9 فیصد ہے جو کہ گنے اور چاول کے مجموعی 23.4 فیصد حصے سے زیادہ ہے۔

9 تقریباً 30 فیصد گندم کی بوائی، کپاس گندم فعلی نظام کے تحت کی جاتی ہے۔ اس نظام کے تحت گندم کی فصل کی بوائی میں عام طور پر کپاس کی چٹائی میں تاخیر کی وجہ سے دیر ہو جاتی ہے۔ اس سال گرم موسم کے باعث کپاس کی فصل جلد تیار ہونے کی وجہ سے نومبر میں ہی گندم کی بوائی کا موقع مل گیا جو بیج سے پودا نکلنے اور پودے کی نمو کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔



مزید برآں، گندم کی کاشت کے حالات سازگار رہے ہیں۔ مثلاً، دسمبر کے وسط میں پنجاب کے میدانی علاقوں میں آنے والی سردی کی لہر فصل کی یافت کے لیے اچھی تھی جبکہ ربیع کے موسم میں کھاد کا استعمال گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ تھا (شکل 2.2)۔¹⁰

موافق حالات کے باوجود گندم کی پیداوار کے لیے 25.0 ملین ٹن کی پیداوار کے ہدف کا حصول بظاہر دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے لیے فصل کی یافت میں خاصی بہتری کی ضرورت ہوگی۔¹¹ یہ اطلاعات ہیں کہ پٹھوہار کے علاقے میں کم بارشیں فصل کی نمو میں رکاوٹ ہیں۔¹²

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، حکومت نے گندم کی امدادی قیمت کو 1,200 روپے فی 40 کلوگرام پر برقرار رکھا ہے جو منڈی میں موجودہ قیمت 1,600 روپے فی 40 کلوگرام سے کافی کم ہے۔

مستقبل میں اگر ملکی منڈی کی قیمتوں اور امدادی قیمت کے درمیان موجودہ بلند سطح کا فرق کٹائی کے وقت تک برقرار رہتا ہے تو پھر کاشت کار اپنی فصل حکومت کو فروخت کرنے سے ہچکچائیں گے۔ تاہم یہاں یہ زور دینا ضروری ہے کہ پاکستان غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اپنی گندم کے طویل مدتی ذخائر محفوظ رکھ رہا ہے۔

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمونہ حال ہوئی اور یہ 6.8 فیصد کی سطح تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.3 فیصد رہی تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، کئی عوامل بحالی میں معاون ثابت ہوئے جن میں صنعتوں کو بجلی کی فراہمی میں بہتری، نجی شعبے کو قرضوں کی دستیابی اور برآمدات کی بلند طلب شامل ہیں۔ مزید برآں، کھاد کے شعبے میں یوریا بنانے والے ایک کارخانے کو گیس کی دستیابی سے فائدہ پہنچا۔ اس کے علاوہ گزشتہ برس کے مقابلے میں اس موسم میں گنے کی کچل کاری کے جلد آغاز سے اس فصل کی نموکومزید تحریک حاصل ہوا۔ تاہم

10 اکتوبر تا دسمبر 2013ء کے دوران یوریا کا استعمال بڑھ کر 1,702 ملین ٹن تک پہنچ گیا جو اکتوبر تا دسمبر 2012ء میں 1,514 ملین ٹن تک تھا۔ اسی طرح اکتوبر تا دسمبر 2013ء کے دوران ڈی اے پی کی طلب گزشتہ برس کے 559 ملین ٹن سے بڑھ کر 868 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔

11 سالانہ منصوبے میں گندم کے لیے 25.5 ملین ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں وفاقی کمیٹی برائے زراعت نے اس ہدف پر نظر ثانی کر کے اسے 25.0 ملین ٹن کر دیا۔ حکومت معیاری بیجوں کے استعمال، کھاد کی بروقت دستیابی اور اس کے متوازن استعمال کے فروغ اور قرضوں کی سہولتیں بڑھا کر اس ہدف کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔

12 پٹھوہار کا خطہ (جس میں انک، راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم اور چکوال شامل ہیں) سالانہ اوسطاً 650 ہزار ٹن کے لگ بھگ گندم پیدا کرتا ہے۔

اگر ہم کھاد اور چینی کے اثر کو ملحوظ رکھیں (کیونکہ سال کے دوران ان کا اثر زائل ہونے کا امکان ہے) تو م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں 3.9 فیصد (سال بسال) نمو ہوئی جو م س 13ء کی پہلی ششماہی جتنی ہے (جدول 2.3)۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ پورے سال کے لیے بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں مجموعی نمو حکومت کی جانب سے مقررہ 4.0 فیصد کے ہدف سے تجاوز کر سکتی ہے۔

چینی کی پیداوار

دسمبر 2013ء میں چینی کی پیداوار میں مضبوط بحالی ہوئی اور اس میں 78.0 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا جبکہ دسمبر 2012ء میں 25.3 فیصد کی ہوئی

جدول 2.3: بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے اہم شعبے (پہلی ششماہی)					
فیصد					
نومیں فیصد تا سہی حصہ		سال بسال نمو		اوزان	
م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء		
8.0	3.0	1.7	0.2	21.0	ٹیکسٹائلز
6.3	3.0	2.2	0.3	13.0	سوتی دھاگہ
1.2	-0.5	0.8	-0.1	7.2	سوتی کپڑا
44.5	26.2	18.3	3.4	12.4	غذا
26.2	-37.4	78.0	-25.3	3.5	چینی
10.5	21.6	29.8	23.0	1.1	مشروبات
7.8	29.2	8.3	10.4	5.5	پٹرولیم مصنوعات و خام کوئلہ
1.1	24.7	2.3	19.3	5.4	فولاد
-2.9	-13.3	-41.5	-37.0	1.6	کچ دھات
3.6	0.8	26.7	1.9	1.5	فولادی چادریں
-1.8	-22.4	-2.3	-8.2	4.6	گاڑیاں
-3.4	16.4	-34.5	102.5	0.5	ٹریکٹر
0.8	-36.6	2.3	-24.5	2.8	جیب اور کاریں
21.9	-27.7	28.8	-10.0	4.4	کھاد
20.8	-28.7	31.8	-11.8	4.0	یوریا
10.6	41.8	17.5	26.6	2.3	کافہ
2.4	-5.7	9.6	-6.6	0.9	چمڑے کی مصنوعات
		6.8	2.3		بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی مجموعی نمو
					یادداشتی اجزا
		5.7	2.9	4.4	علاوہ کھاد
		5.2	3.0	3.5	علاوہ چینی
		3.9	3.9	7.9	علاوہ چینی اور کھاد
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

جدول 2.4: یوریا کی پیداوار گیس کا اختصاص بمقابلہ پیداواری گنجائش کا استعمال			
پہلی ششماہی میں پیداوار بمقابلہ نصب شدہ گنجائش		گیس فیلڈ	
م 14ء	م 13ء		
77.8	40.3	ای ایف ای آر ٹی	
-	-	ای ایف ای ایل	
-	-	ایس این جی پی ایل	
		بمقابلہ ایس جی پی ایل	
102.3	87.0	ایف ایف سی	
120.9	100.5	ایس جی پی ایل	
115.6	98.7	ایس جی پی ایل	
40.1	38.9	ایس ایس جی سی	
71.5	36.7	فاطمہ	
83.8	43.4	ایس جی پی ایل	
4.9	0.0	ایس این جی پی ایل	
57.2	14.2	ایس این جی پی ایل	
11.0	5.0	ایس این جی پی ایل	
ماخذ: این ایف ڈی سی اور کمپنیوں کی رپورٹیں			

تھی۔ چینی کی بلند پیداوار کا م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں حصہ 26.2 فیصد ہے۔ اس کا سبب رواں سال گئے کی کچل کاری کا جلد شروع ہونا ہے جس کا مطلب ہے کہ م 14ء کی بقیہ مدت میں چینی کی پیداوار پہلی ششماہی کے مقابلے میں پست رہے گی۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو بڑھانے

میں یوریا کا کردار اہم رہا

جیسا کہ م 14ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے، ماری گیس فیلڈ سے گیس کی عارضی بنیادوں پر دستیابی کے نتیجے میں م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں بحالی دیکھی گئی۔ دوسری سہ ماہی میں بھی یہی رجحان جاری رہا۔¹³ درحقیقت ماری گیس فیلڈ سے منسلک کھاد کے بیشتر کارخانوں نے م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنی پوری پیداواری گنجائش کے مطابق کام کیا تھا (جدول 2.4)۔ تاہم امکان ہے کہ گیس کی رسد میں کمی کی صورت میں ان اشیا سازوں کی پیداوار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔¹⁴

اس کے ساتھ ساتھ جنوری 2014ء سے گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کی توقع کے باعث یوریا کے استعمال کی سطح مضبوط رہی۔ اس کے نتیجے میں م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں 31.8 فیصد کی مضبوط سال بسال نمو ہوئی جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ 11.8 فیصد تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار کا بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں حصہ 20.8 فیصد تھا۔

13 اپریل 2013ء میں اینگر کے بنیادی پلانٹ (پرانٹ) کو ماری گیس کی فراہم کی جانے والی رسد ایونٹ پلانٹ کو منتقل کر دی گئی۔ اینگر ویکیکٹر کا ایونٹ پلانٹ (جنوبی ایشیا میں سب سے بڑا) پہلے ایس این جی پی ایل نیٹ ورک سے منسلک تھا لیکن اسے قادر پور گیس فیلڈ سے گیس کی مطلوبہ مقدار فراہم نہیں کی جا رہی تھی۔ تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م 14ء ملاحظہ فرمائیے۔

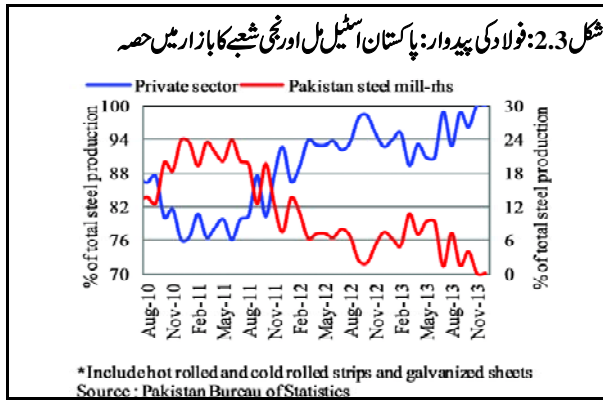
14 گلدو پاور پلانٹ کی عارضی بندش سے ماری نیٹ ورک پر کھاد کے پائس کو زیادہ گیس فراہم کرنے کا موقع ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ گلدو پاور پلانٹ کے آپریشنز شروع ہونے سے یوریا کی پیداوار متاثر ہو سکتی ہے۔

برآمدات کی طلب میں بہتری

سوتی دھاگہ، کپڑے اور چمڑے میں طلب بڑھنے کی وجہ سے مضبوط نمو کا رجحان جاری رہا۔ خصوصاً یورپی ممالک کو چمڑے کی برآمدات میں اضافہ ہوا کیونکہ ہمارے اہم حریف چین نے بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات کا رخ کر لیا ہے۔ سوتی دھاگے اور کپڑے کی پیداوار کو بظاہر ملکی و بیرونی (خاص طور پر چادریں اور تیار ملبوسات) دونوں منڈیوں سے بڑھتی ہوئی طلب سے فائدہ پہنچا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کپاس کی خریداری کے لیے قرضوں میں نہ صرف مضبوط نمو ہوئی بلکہ دیونگ کے شعبے نے بی ایم آر (balancing, modernization and replacement) کے لیے معین سرمایہ کاری قرضے استعمال کیے تاکہ جی ایس پی پلس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

مشروبات میں مضبوط نمو

مشروبات جن میں جوس، اسکواش اور میٹھے مشروبات شامل ہیں، ان میں مئی 12ء سے دو ہندسی نمو ہو رہی ہے۔ مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی 10.5 فیصد نمو میں سارا حصہ صرف مشروبات کا ہے۔ اس کا سبب مشروبات تیار کرنے والی ایک بڑی کمپنی کی جانب سے پیداواری گنجائش میں توسیع اور گزشتہ تین برسوں کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے رقوم کی آمد ہے۔¹⁵ مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی شعبے کی جانب سے قرضوں کی طلب گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی۔



پیداواری استعداد میں توسیع سے

فولاد کی پیداوار بڑھ گئی۔۔۔

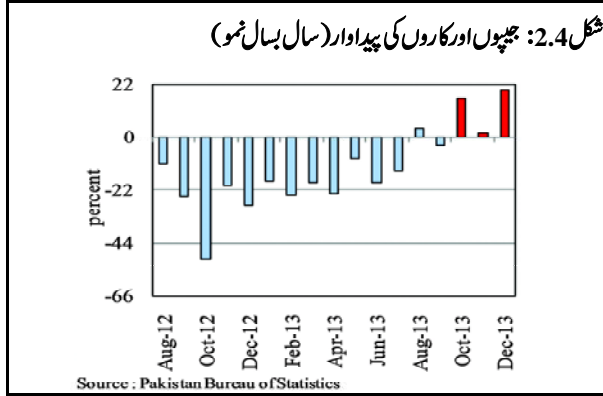
فولاد کا شعبہ نجی اشیا سازوں اور ریاستی ملکیت میں چلنے والی پاکستان اسٹیل مل پر مشتمل ہے (شکل 2.3)۔ اس شعبے میں وسط 2012ء سے نجی شعبے کی نئی پیداواری استعداد کی شمولیت سے اہم تبدیلی رونما ہوئی ہے۔¹⁶ اس طرح مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی پیداوار میں 19.3 فیصد سال

بسال نمو ہوئی۔ تاہم، بنیادی اثر ظاہر ہوتے ہی اب اس کی رفتار میں کمی آ رہی ہے۔ اس سے قطع نظر انفراسٹرکچر منصوبوں پر حکومت کی بڑھتی ہوئی توجہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں مئی 14ء کی دوسری ششماہی میں کچھ بحالی کی توقع ہے جس سے فولاد کی پیداوار مزید بڑھے گی۔

تاہم پاکستان اسٹیل مل کے امکانات حوصلہ افزا نہیں ہیں۔ پاکستان اسٹیل کی ایکویٹی منفی ہے اور وہ موجودہ قرضوں کی واپسی یا جاری سرمائے کے

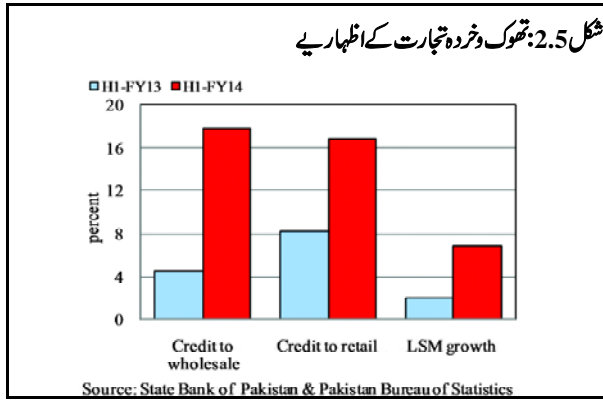
¹⁵ مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشروبات میں 25 ملین ڈالر کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.1 ملین ڈالر کی رقم بیرون ملک منتقل کی گئی تھی۔ مجموعی طور پر مشروبات میں مئی 11ء کے دوران 9 ملین ڈالر، مئی 12ء میں 28 ملین ڈالر اور مئی 13ء میں 20 ملین ڈالر کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی گئی۔

¹⁶ کراچی میں 2012ء کے دوران فولاد کے تین نئے کارخانوں نے (ایک نے مئی 12ء کی دوسری ششماہی میں اور دو نے مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں) کام شروع کیا۔



نئے قرضے حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ اس لیے اکتوبر 2013ء میں اس کی پیداوار مکمل طور پر رک گئی۔ اس کے نتیجے میں پاکستان اسٹیل مل کا فولاد کی مجموعی پیداوار میں حصہ اکتوبر 2013ء میں گر کر صفر پر آ گیا ہے (شکل 2.3)۔

کار کی پیداوار میں بحالی
میں 13ء میں خراب کارکردگی دکھانے کے بعد



14ء کی پہلی ششماہی میں کار سازی (آٹو صنعت میں 60 فیصد سے زائد حصہ رکھنے والی) میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں (شکل 2.4)۔ اس کی وجوہات میں دسمبر 2012ء¹⁷ میں درآمدی ری کنڈیشننگ گاڑیوں کی عمر کی حد کو پانچ برس سے کم کر کے تین برس کرنا اور مسافر کار کے نئے ماڈل متعارف کرانا شامل ہیں۔

2.4 خدمات

خدمات کے شعبے کی جانب سے قدر اضافی کے مصدقہ اعداد و شمار فی الوقت دستیاب نہیں تاہم اس کے اہم اظہار یوں سے م س 14ء میں ایک ملی جلی تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ہمارا تجزیہ م س 14ء میں تھوک و خوردہ تجارت، اور ٹیلی کام کی قدر اضافی بڑھنے کو ظاہر کرتا ہے جبکہ مالیات و بیمہ کی نمو میں گزشتہ برس کے مقابلے میں کمی کا امکان ہے۔

تھوک و خوردہ تجارت

تھوک و خوردہ تجارت جس کا گزشتہ برس کی مجموعی قدر اضافی میں 31.5 فیصد حصہ تھا، م س 14ء میں امکان ہے کہ اس میں معتدل اضافہ ہوگا۔ یہ م س 14ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو اور تھوک و خوردہ تجارت کے قرضوں میں اضافے سے نمایاں ہے جو ملک میں تجارتی سرگرمی میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.5)۔ تاہم زراعت کی کمزور کارکردگی ان امکانات کو مزید کمزور کر سکتی ہے۔

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیلی کام کے شعبے کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی۔ ٹیلی کام کی مضبوط درآمدات، ہسکرا انہر کی تعداد میں اضافے

¹⁷ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاروں کی درآمد کم ہو کر 110,776 کائیاں رہ گئی جو م س 13ء کی اسی مدت میں 29,153 کائیاں تھی۔

